بارانی علاقوں میں باغات کی کاشت

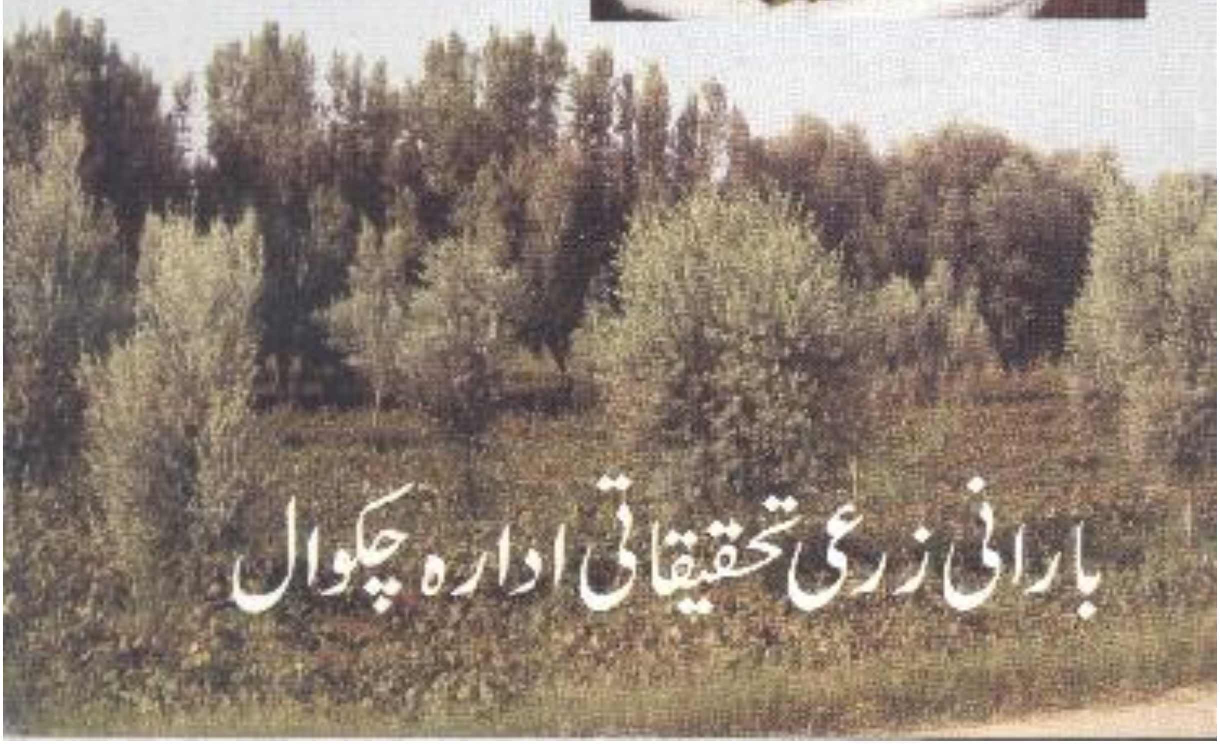

بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال

مرتبین:

- ڈاکٹر محمد طارق

(ڈائریکٹر، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال)

- نویدہ انجم

(اسسٹنٹ ہارٹیکلچرسٹ، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال)

- اظہر حسین نقوی

(اسسٹنٹ ہارٹیکلچرسٹ، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال)

- محمد اظہر اقبال

(اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال)

- محمد عقیل فیروز

(اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال)

بارانی علاقوں میں باغات کی کاشت

بارانی علاقوں میں ایسے بے شمار چھوٹے بڑے قطعاتِ اراضی موجود ہیں جو زرخیز ہونے کے باوجود عدم توجہی کا شکار ہیں۔ اگر ان پر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو ملک میں باغات کے مجموعی رقبہ میں خاطر خواہ اضافہ ممکن ہے۔ علاوہ ازیں علاقہ میں تازہ، معیاری اور سستے پھلوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ کسان کو اچھی خاصی آمدن ہو سکتی ہے۔ پودوں پر موجود پھل کی حفاظت کے لئے ہونے والے اخراجات کم کرنے کی طرف توجہ دی جائے تو زمیندار کی آمدنی کافی زیادہ بڑھ سکتی ہے۔ مختلف پھلوں کی مختلف اقسام میں سے انتخاب کرتے وقت اس چیز کا خیال رکھا جائے کہ سال کے دوران کم سے کم وقت کے لئے خصوصی چوکیدارہ کا انتظام کرنے کی ضرورت پڑے۔

آب و ہوا

پنجاب کا بارانی خطہ خصوصاً اضلاع راولپنڈی، اٹک، چکوال، بشمول ضلع میانوالی میں نمل جھیل کا نواحی علاقہ اور ضلع خوشاب میں وادیٔ سون ایسا مثالی خطہ ہے جس میں نہ تو شمال جیسی سردی ہے اور نہ ہی جنوبی علاقوں کے میدانوں کی طرح گرمی کی شدت ہے۔ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال میں کی گئی تحقیقات سے نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ علاقہ پوٹھوار میں پھلدار پودے کامیابی سے کاشت کیے جا سکتے ہیں۔ سفارش کردہ پھلوں میں ترشاوہ خاندان، سیب، آڑو، زیتون، انجیر، انگور اور بادام شامل ہیں۔ کسی بھی ایک کھیت میں زیتون اور بادام کی کم از کم تین اقسام ضرور لگائیں۔

آبپاشی

بارانی علاقوں کے لیے سفارش کردہ اقسام کے سلسلہ میں ایک بات مدِنظر رکھنا ضروری ہے کہ مکمل بارانی کیفیت پودوں کے لیے موزوں نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بارشیں موزوں نظام الاوقات کے مطابق نہیں ہوتیں۔ بسا اوقات بارشوں کے درمیان وقفہ اتنا طویل ہو جاتا ہے کہ لگاتار خشکی اور گرمی کی شدت کی وجہ سے پودے مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا بارشوں کے پانی پر ہی انحصار نہ کیا جائے بلکہ مذکورہ صورتحال میں پانی کا یقینی متبادل نظام بھی ہونا چاہیے۔ پھول نکلتے وقت اور پھل بنتے وقت پانی بند رکھیں اس کے علاوہ وتر آنے

پر ہر دور میں گوڈی کریں۔ چند گھنٹے کھلا رکھیں اور پانی لگا دیں۔ جب تک پھل رہے پانی باقاعدگی سے دیں۔ نیا پودا لگانے کے بعد اُس کو پانی اور خوراک وغیرہ پودے کے تنے سے چاروں طرف تقریباً ایک سے ڈیڑھ فٹ دور سے شروع کر کے اڑھائی سے تین فٹ بیرونی اطراف تک دیں۔ پودوں کی نفع آور عمر شروع ہونے پر پانی وخوراک وغیرہ پودے کے تنے سے تقریباً ۲ تا ۳ فٹ دور سے شروع کر کے ہر پودے کی چھتری کی بیرونی حدوں تک یا مزید ۶ سے ۹ انچ باہر تک دیں۔ پودوں کو عمومی طور پر پانی بوقتِ ضرورت دیں۔ لیکن جب بھی پودوں کو کھاد وغیرہ دی جائے تو ہر دفعہ کھاد بکھیرنے کے بعد ہلکی گوڈی کریں اور بھرپور پانی دیں۔

زمین کا انتخاب

عام فصلات کے مقابلے میں پھلدار پودوں کی جڑیں زیادہ گہرائی تک جاتی ہیں۔ لہٰذا ان کے لیے زیادہ گہری زمین درکار ہے۔ اگر زمین کے اندر پتھر یا کنکر کی تہہ موجود ہو تو جڑوں کی بڑھوتری متاثر ہونے کی وجہ سے پودوں کی نشوونما رک جاتی ہے اور پودا کمزور ہو کر بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جن جگہوں پر زیرِ زمین پانی کی سطح اونچی ہو یعنی سطحِ زمین سے صرف ۸ سے ۱۰ فٹ تک ہو وہاں بھی پودے نہیں لگانے چاہئیں۔ باغ لگانے سے قبل سات آٹھ فٹ گہرائی تک زمین کا معائنہ کروالینا ضروری ہے۔ اچھے آبی نکاس والی میرا اور گہری زمین پھلدار پودوں کے لیے موزوں ہے۔

داغ بیل

باغ کی داغ بیل ڈالنے سے پہلے زمین کا ہموار ہونا ضروری ہے۔ بارانی علاقوں میں چونکہ بالعموم کھیت اونچے نیچے ہوتے ہیں اور تمام رقبہ کو ایک ہی سطح پر ہموار کرنا قابلِ عمل نہیں ہوتا۔ لہٰذا ایسی صورت میں مختلف قطعاتِ اراضی کو علیحدہ علیحدہ اس طرح سے ہموار کیا جائے کہ خشک موسم کے دوران آبپاشی کا عمل بہتر طور پر انجام دیا جا سکے۔ باغ کے لئے تجویز کردہ زمین کو گہرا ہل چلانے کے بعد دوہرا سہاگہ دیں اُس کے بعد باغ کی داغ بیل کا عملی کام شروع کریں۔ اِس طریقہ سے گہرا ہل چلا کر مستقبل قریب میں نئے پھلدار پودوں پر دیمک کے متوقع حملوں کی شدت کو کم کر دیا جاتا ہے۔ پودوں کے درمیانی فاصلوں کو ممکنہ حد تک کم رکھ کر موسمی شدت پر قابو

پایا جا سکتا ہے۔ اور زیادہ تعداد میں پودے زائد آمدن کا سبب بھی بنتے ہیں۔ پودوں کی لائنوں کا رخ شمالاً جنوباً رکھیں۔ پودوں کی مختلف اقسام کے قد اور پھیلاؤ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کسی بھی قطار میں پودے ۱۵ سے ۲۰ فٹ کے فاصلے پر لگائے جائیں۔ داغ بیل کے وقت خیال رکھیں کہ پودے کھیت کی بیرونی حدود سے کم از کم پندرہ فٹ اندر کی طرف لگائے جائیں یعنی کھیت (جس میں باغ لگایا جا رہا ہے) کی اطراف میں اتنی جگہ چھوڑی جائے کہ جب پودے ۹۔۱۰ سال کے ہو جائیں تو اس کے پھیلاؤ سے باہر کم از کم ۱۰ فٹ کا فاصلہ رہے تا کہ پھلدار پودوں کے باہر کے اطراف کی عمومی صفائی، جڑی بوٹیوں کے خاتمہ اور باغ کے اندر لگائی جانے والی فصلوں کی مختلف ضرورتوں کے لئے ٹریکٹر وغیرہ کے چلنے میں دشواری نہ رہے۔ اس طرح پودوں کی کل تعداد فی ایکٹر کچھ کم رہ جائے گی لیکن جیسے جیسے باغ کے رقبہ (ایکڑوں میں) میں اضافہ کرتے جائیں گے پودوں کی تعداد میں مذکورہ بالا کمی گھٹتی چلی جائے گی۔

تعداد پوداجات فی ایکٹر = (ایکٹر کی لمبائی x ایکٹر کی چوڑائی) تقسیم (پودے سے پودے کا فاصلہ x لائن سے لائن کا فاصلہ)

مثال (۲۲۰ فٹ x ۱۹۸ فٹ) تقسیم (۱۵ فٹ x ۲۰ فٹ) = ۱۴۵ پودے فی ایکٹر

گڑھوں کی کھدائی و بھرائی کرنا اور دو کھلے پانی لگانا

باغ لگانے سے کم از کم دو ماہ قبل 1 میٹر x1 میٹر x1 میٹر سائز کے گڑھے کھودے جائیں۔ گڑھوں سے نکلنے والی بالائی 1/3 حصہ کی زرخیز مٹی الگ رکھیں اور نچلی کم زرخیز مٹی گڑھے کے ارد گرد گڑھے کے منہ سے تقریباً دو فٹ دور دائرے کی شکل میں رکھ دیں تا کہ گڑھے کی بھرائی کے فوری بعد دو دفعہ بھرپور آبپاشی کرتے وقت پانی باہر نہ جا سکے۔ دو یا تین حصے بالائی زرخیز مٹی اور ایک حصہ گلی سڑی کھاد کو خوب ملا کر گڑھوں کی بھرائی اس طرح کریں کہ سطح زمین سے تقریباً ۹ سے ۱۰ انچ اوپر رہے۔ بعد ازاں دو کھلے پانی لگا دیں۔ چار پانچ گھنٹے کے اندر دو دفعہ بھرپور پانی دینے سے تمام بھرائی یک جان ہو کر اچھی طرح بیٹھ جائے گی۔ اس طرح دوہری آبپاشی کے بعد گڑھے کی سطح ارد گرد کی زمین کی سطح سے ڈیڑھ یا دو انچ اونچی رہ جائے گی۔

باغ لگانے کا وقت

اوپر بیان کئے گئے طریقہ کے مطابق بھرے گئے گڑھوں کو دو کھلے پانی لگانے کے دو ماہ بعد پودے لگائے جائیں۔ پودوں کو خاص دنوں / موسم میں لگایا جاتا ہے۔ اس لیے گڑھوں کی تیاری بروقت مکمل کرلیں۔ پت جھڑ پودے ۱۵ جنوری سے ۱۵ فروری کے دوران لگائے جاسکتے ہیں۔ یہ پودے جتنی جلدی لگ جائیں اُتنا ہی بہتر ہے۔ جبکہ سدا بہار پودے آخر فروری سے مارچ تک اور ۱۵ اگست سے ۲۵ ستمبر تک لگائے جائیں۔

پودے لگانے کا طریقہ

درج بالا طریقے سے بنائے گئے گڑھوں میں تیار شدہ جگہ پر پودے کی گاچی یا اُس کی جڑوں کے تناسب سے ایک چھوٹا سا گڑھا بنا کر پودے کو زمین میں اس انداز میں رکھا جائے کہ اس کا تنا بالکل سیدھا ہو اور پودا لگانے کے بعد پودے کے پیوند کا جوڑ یقینی طور پر باہر رہے پیوند کے جوڑ کو باہر رکھتے ہوئے تنے کے اردگرد اچھی طرح مٹی چڑھا دی جائے اور مناسب دور بنا کر آبپاشی کردی جائے۔ دور بناتے وقت اس چیز کا خاص خیال رکھیں کہ تین سے چار انچ گہرائی کی آبپاشی کرنے سے بھی پانی کسی طور پیوند کے جوڑ کو نہ لگے۔ یاد رہے کہ اگر ہر آبپاشی کے وقت پانی پیوندی جوڑ کو براہ راست لگتا رہے تو اس سے پودے کو کئی قسم کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ پودے لگاتے وقت خیال رکھیں کہ پودے لگانے کا بہترین وقت بعد از عصر یا شام کا ہے۔ پودا لگانے کے فوری بعد پودے کی اوپر والی چند شاخوں کے اوپر کی اطراف کے آخری حصوں کو ڈیڑھ سے دو انچ کی لمبائی تک قینچی کی مدد سے کاٹ دیں پودا لگانے کے بعد اُس کے اطراف کی مٹی کو اچھی طرح دبا دیں اور آبپاشی کے لئے مناسب دور بنانے کے فوری بعد پانی لگائیں۔ دوسرے دن اور تیسرے دن بھی شام کے وقت نئے لگائے گئے پودوں کو پانی ضرور دیں اس طرح پودوں کے کامیابی سے لگ جانے کے امکانات بڑھ جائیں گے۔

زمیندار عموی طور پر بتائے گئے طریقہ کے مطابق پودے لگانے سے پہلے گڑھوں کی کھدائی، بھرائی اور دو عدد کھلے پانی لگانے کا کام بروقت شروع ہی نہیں کرتا اور نہ ہی مکمل کر پاتا ہے۔ جب پودا لگانے کا وقت آتا ہے تو زمیندار براہ راست زمین میں ڈیڑھ یا دو فٹ گڑھا بنا کر پودا اس طرح سے لگاتا ہے کہ پودے کے پیوند کا جوڑ

کے اندر دب جاتا ہے اور اس کی جڑیں زمین کے اندر دوسرے فٹ کی گہرائی میں پہنچ جاتی ہیں۔اس طرح
ثی کے وقت پانی پیوند کے جوڑ کو براہ راست لگتا رہتا ہے۔اور پودے کے لیے کئی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔
ی بھی زمین کی دوسرے فٹ کی مٹی کم زرخیز ہوتی ہے۔ جڑیں اطراف کی طرف سیدھی یا نیچے کی طرف،
ـ کی طرف اور روشنی سے دور رہ کر بڑھوتری کرتی ہیں۔اس طریقے سے لگائے گئے پودے زمین کی پہلے فٹ
خیزی سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔ایسے زمینداروں سے گزارش ہے کہ باغ کے لیے تجویز کردہ
پر گہرا ہل چلائیں اور دو دفعہ سہاگہ چلائیں۔اس کے بعد داغ بیل کریں۔ جب پودا لگانے لگیں تو پودے کی
لی گاچی کو زمین میں اس طرح رکھیں کہ گاچی کا ایک ڈیڑھ انچ زمین سے باہر رہے پھر پودے کے ساتھ مٹی
رح لگائیں کہ پیوند کا جوڑ بہر صورت باہر نظر آتا رہے۔مٹی کو اچھی طرح دبا دیں۔اس طریقہ سے لگائے گئے
کے مناسب دور بنانے، انتہائی معمولی شاخ تراشی کرنے، پودے لگانے کے فوری بعد اُن کو پانی دینے اور
ے و تیسرے دن کی آبپاشی وغیرہ کا کام بروقت مکمل کر لینا زیادہ فائدہ مند ہے۔اس طریقہ سے لگائے گئے
اپنی کُل عمر اور اپنی منافع بخش عمر کے حساب سے بہت اچھی کارگردگی تو نہ دکھا سکیں گے لیکن پھر بھی زمیندار
ے لگانے کے عمومی طریقہء کار کی نسبت بہتر نتائج دیں گے۔

اثرات سے حفاظت

بارانی علاقوں کے باغات سردیوں میں شمال کی طرف سے سرد ہواؤں اور گرمیوں میں جنوب بلکہ
غرب کی طرف سے گرم لُو کا نشانہ بنتے ہیں۔اگر شمال اور شمال مغرب کی طرف شیشم یا جامن وغیرہ لگا دیں تو
ں کے اثرات کم ہو جاتے ہیں۔اس طرح جنوب اور جنوب مغرب میں شہتوت، دھریک یا دیگر پت جھڑ
گا دیئے جائیں تو گرمی کی شدت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔اور سردیوں میں ان حفاظتی پودوں پر اُن کے
جود نہ ہونے کی وجہ سے پھلدار پودوں پر دھوپ براہ راست پڑتی ہے۔ ان ہوا توڑ باڑوں کا ایک منفی اثر یہ
حفاظتی پودے اپنی گہری اور لمبی جڑوں کی وجہ سے پانی اور خوراک کے حصول کے لیے باغ کے پودوں کے
ابلہ کرتے ہیں اور یوں باغ کے پودوں کے لیے خوراک کم پڑ جاتی ہے۔اس چیز کے تدارک کے لیے باغ

زمین کے اندر دب جاتا ہے اور اس کی جڑیں زمین کے اندر دوسرے فٹ کی گہرائی میں پہنچ جاتی ہیں۔ اس طرح ہر آبپاشی کے وقت پانی پیوند کے جوڑ کو براہ راست لگتا رہتا ہے۔ اور پودے کے لیے کئی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ مزید کسی بھی زمین کی دوسرے فٹ کی مٹی کم زرخیز ہوتی ہے۔ جڑیں اطراف کی طرف سیدھی یا نیچے کی طرف، خوراک کی طرف اور روشنی سے دور رہ کر بڑھوتری کرتی ہیں۔ اس طریقے سے لگائے گئے پودے زمین کی پہلے فٹ کی زرخیزی سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔ ایسے زمینداروں سے گزارش ہے کہ باغ کے لیے تجویز کردہ زمین پر گہرا ہل چلائیں اور دو دفعہ سہاگہ چلائیں۔ اس کے بعد داغ بیل کریں۔ جب پودا لگانے لگیں تو پودے کی مٹی والی گاچی کو زمین میں اس طرح رکھیں کہ گاچی کا ایک ڈیڑھ انچ زمین سے باہر رہے پھر پودے کے ساتھ مٹی اس طرح لگائیں کہ پیوند کا جوڑ بہرصورت باہر نظر آتا رہے۔ مٹی کو اچھی طرح دبا دیں۔ اس طریقہ سے لگائے گئے پودوں کے مناسب دور بنانے، انتہائی معمولی شاخ تراشی کرنے، پودے لگانے کے فوری بعد اُن کو پانی دینے اور دوسرے و تیسرے دن کی آبپاشی وغیرہ کا کام بروقت مکمل کر لینا زیادہ فائدہ مند ہے۔ اس طریقہ سے لگائے گئے پودے اپنی کُل عمر اور اپنی منافع بخش عمر کے حساب سے بہت اچھی کارگردگی تو نہ دکھا سکیں گے لیکن پھر بھی زمیندار کے پودے لگانے کے عمومی طریقہء کار کی نسبت بہتر نتائج دیں گے۔

موسمی اثرات سے حفاظت

بارانی علاقوں کے باغات سردیوں میں شمال کی طرف سے سرد ہواؤں اور گرمیوں میں جنوب بلکہ جنوب مغرب کی طرف سے گرم لُو کا نشانہ بنتے ہیں۔ اگر شمال اور شمال مغرب کی طرف شیشم یا جامن وغیرہ لگا دیں تو سرد ہواؤں کے اثرات کم ہو جاتے ہیں۔ اس طرح جنوب اور جنوب مغرب میں شہتوت، دھریک یا دیگر پت جھڑ پودے لگا دیئے جائیں تو گرمی کی شدت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اور سردیوں میں ان حفاظتی پودوں پر اُن کے پتے موجود نہ ہونے کی وجہ سے پھلدار پودوں پر دھوپ براہ راست پڑتی ہے۔ ان ہوا توڑ باڑوں کا ایک منفی اثر یہ ہے کہ یہ حفاظتی پودے اپنی گہری اور لمبی جڑوں کی وجہ سے پانی اور خوراک کے حصول کے لیے باغ کے پودوں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں اور یوں باغ کے پودوں کے لیے خوراک کم پڑ جاتی ہے۔ اس چیز کے تدارک کے لیے باغ

اور حفاظتی باڑ کے درمیان ایک گہری نالی کھود لیں تو باڑ کے پودوں کی جڑیں باغ کی طرف کم بڑھتی ہیں۔ابتدائی سالوں میں جنتر وغیرہ لگا کر بھی پودوں کو موسم کی شدت سے بچایا جا سکتا ہے۔علاوہ ازیں جن راتوں میں کورا پڑنے کا خدشہ ہو آبپاشی کر دی جائے یا شمال کی طرف سے دھواں دیا جائے تو پودے نقصان سے بچ جاتے ہیں۔پھل دار پودوں کو موسمی شدت کے نقصان دہ اثرات سے محفوظ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سدا بہار پھل دار پودوں کے تنوں کو موسمِ سرما کے شروع (آخر نومبر یا شروع دسمبر) اور پت جھڑ پھلدار پودوں کے تنوں کو موسم گرما کے شروع (آخر ماہِ اپریل یا شروع ماہِ مئی) میں بورڈیو پیسٹ لگا دیں۔بورڈیو پیسٹ تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کلوگرام نیلا تھوتھا اور دو کلوگرام ان بجھا چونا ایک خاص ترکیب سے بارہ لیٹر پانی میں ملائیں۔شام کے وقت پلاسٹک یا مٹی کے برتنوں میں چونا اور نیلا تھوتھا علیحدہ علیحدہ پانی میں ڈال دیں ہر ایک لئے پانی کی مقدار اتنی ہو کہ دونوں چیزیں اس میں اچھی طرح حل ہو جائیں اگلی صبح کے وقت نیلا تھوتھا ملا پانی چونا ملے پانی میں ڈال دیں اب اِس کے اندر مزید پانی اتنی مقدار میں ڈالیں کہ اوپر درج کردہ مقدار (بارہ لیٹر) سے کم یا زیادہ نہ ہو اِس طریقہ سے تیار کردہ بورڈیو پیسٹ پودوں کے تنوں پر لگا دیں۔

باغات میں فصلوں کی کاشت

باغات کے اندر ایسی فصلیں کاشت کی جا سکتی ہیں جن کی جڑیں زیادہ گہری نہ ہوں۔قد میں پھلدار پودوں سے بڑھنے نہ پائیں۔بڑھوتری تیز رفتار نہ ہو۔زمین کو فائدہ دے سکیں تو ٹھیک ورنہ زمین کو نقصان پہنچانے والی نہ ہوں اور ان کا آبپاشی پروگرام باغ کے آبپاشی پروگرام سے متصادم نہ ہو۔مثلاً باغ میں پھول آنے کے موسم میں پھوٹ شروع ہونے سے لے کر پھل بننے تک آبپاشی نقصان دہ ہے۔لہٰذا ضروری ہے کہ اس دورانیہ میں باغ کے اندر کاشت کی گئی فصل کو بھی پانی نہ لگانا پڑے۔مونگ،ماش،چنے،مسور اور مٹر وغیرہ باغات کے درمیان لگانے کے لیے موزوں فصلیں ہیں۔پھلدار پودوں کو عموماً فروری آخر سے نصف اپریل (پھول وغیرہ نکلنے سے لے کر پھل کا عمل مکمل ہونے) تک پانی نہیں دیتے۔اس دوران جس فصل کو پانی لگانا زمیندار کی مجبوری ہو ایسی فصل کسی طور بھی باغ میں نہ لگائی جائے۔

بارانی علاقوں کیلئے پھل دار پودوں کی سفارش کردہ اقسام

پت جھڑ پودے

نمبر شمار	نام پھل	اقسام
۱۔	سیب	آنا
۲۔	بادام	جارڈ ونولہ، نیپلس الٹرا، نان پیریل، ویسٹا، لاجواب
۳۔	آڑو	ارلی گرینڈ، فلوریڈا کنگ،فلوریڈا گولڈ
۴۔	آلوبخارا	فضل منانی ، میتھلے ، ریڈ بیوٹ
۵۔	انار	جھلاری
۶۔	خوبانی	این جے اے -13 ، نیوکیب، ٹریوٹ
۷۔	انگور	پرلٹ، وائیٹ سیڈلیس، پریسٹ، عناب شاہی
۸۔	انجیر	شیخوتر ناب
۹۔	ناشپاتی	بگوگوشہ ، لیکانٹ

سدابہار پودے

۱۔	زیتون	کوراٹینو ، آٹوبرائیکا ، لیچینو، فرانٹویو،آذربائجان،جے کے
۲۔	مالٹا	بلڈریڈ ، سیلستیانا، ٹ ری
۳۔	گریپ فروٹ	ریڈبلش ، شیمبر
۴۔	مٹھا	فلسطین

نوٹ: مندرجہ بالا پت جھڑ پودے حاصل کرنے کے لئے بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال فون نمبر 0543-594499 یا ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن نوشہرہ(سون ویلی ضلع خوشاب) فون نمبر 0454-610538 اور ترشاوہ پھلدار پودے حاصل کرنے کیلئے اورنج ریسرچ انسٹیٹیوٹ سرگودھا فون نمبر 048-3019514 یا ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد فون نمبر 041-2657150 سے رابطہ کریں۔

کھادوں کا استعمال

1) ترشادہ پھل

پودے کی عمر	دیسی کھاد (کلوگرام فی پودا فی سال)	نائٹروجن (گرام فی پودا فی سال)	فاسفورس (گرام فی پودا فی سال)	پوٹاش (گرام فی پودا فی سال)	زنک (گرام فی پودا فی سال)
گڑھے کی تیاری کے وقت	20	100	50	50	10
ایک سال	-	-	-	-	-
دو سال	10	125	-	-	-
تین سال	15	250	125	-	-
چار سال	20	500	250	-	-
پانچ سے نو سال	40	1000	500	500	50
دس سال اور اس کے بعد	60	1500	750	500	50

2) سیب، آڑو، بادام، آلو بخارا

پودے کی عمر	دیسی کھاد (کلوگرام فی پودا فی سال)	نائٹروجن (گرام فی پودا فی سال)	فاسفورس (گرام فی پودا فی سال)	پوٹاش (گرام فی پودا فی سال)	زنک (گرام فی پودا فی سال)	آئرن (گرام فی پودا فی سال)
گڑھے کی تیاری کے وقت	20	-	180	-	20	25
ایک سال	-	150	-	-	-	-
دو سال	-	150	-	-	-	-
تین سال	-	200	-	-	-	-
چار سال	25	250	225	225	20	25
پانچ سال	30	250	225	225	-	-
چھ سال اور اس کے بعد	40	300	225	225	20	25

اوپر درج کی گئی سفارشات سے واضح ہے کہ پت جھڑ پھلدار پودوں کی دیسی اور کیمیائی کھادوں کی ضروریات سدا بہار پھلدار پودوں کی نسبت بہت کم ہوتی ہے۔ تمام پھلدار پودوں کو دیسی کھاد، فاسفورس اور پوٹاش سال میں صرف ایک دفعہ دیں۔ پت جھڑ پھلدار پودوں کو دیسی کھاد، فاسفورس اور پوٹاش دسمبر کے پہلے عشرہ میں دیں جب کہ سدا بہار پھلدار پودوں کو دیسی کھاد، فاسفورس اور پوٹاش دسمبر کے آخری عشرہ میں دیں۔ پت جھڑ پھلدار پودوں کو نائٹروجن سال میں دو دفعہ دیں۔ آدھی نائٹروجن جنوری آخر میں دیں۔ اور بقیہ آدھی نائٹروجن پھل بننے کا عمل مکمل ہونے کے بعد ماہِ اپریل کے شروع میں دیں سدا بہار پھلدار پودوں کو نائٹروجن سال میں تین دفعہ دیں۔ پہلی خوراک فروری آخر میں دیں۔ دوسری خوراک پھل بننے کا عمل مکمل ہونے کے بعد دیں۔ تیسری خوراک مون سون کی بارشیں شروع ہونے کے بعد دیں۔

چھوٹی عمر کے پودوں کی کھاد وغیرہ کی ضرورت کافی کم ہوتی ہے۔ بالکل نئے لگائے جانے والے پودوں کو پانی ضرورت کے مطابق دیں۔ لیکن یہ پودے کے تنے سے کم از کم ڈیڑھ فٹ دور دیں۔ جب بھی پوری طرح پھل آور پودوں کو کسی قسم کی کھاد دی جائے۔ اسے پودوں کے تنوں سے مناسب طور پر ڈھائی سے تین فٹ دور سے شروع کر کے پودوں کی چھتریوں کی بیرونی حدود یا مزید ۶۔۹ انچ باہر تک دیں۔ پودوں کو جب بھی کھاد ڈالیں اسے اچھی طرح بکھیر کر دیں۔ ہلکی گوڈی کریں اور بھرپور پانی دیں۔ کم پانی فائدے کے بجائے نقصان کا باعث بنے گا۔ ہر قسم کے پھلدار پودوں کو نائٹروجن کی پہلی دو خوراکوں کے درمیان پانی بالکل نہ دیں۔

مذکورہ بالا سفارشات کے مطابق کسی بھی پھلدار پودے کے لئے دیسی کھاد کی ضرورت فی سال کلوگرام میں اور نائٹروجن، فاسفورس، پوٹاش کی ضرورت فی سال گراموں میں دی گئی ہے لیکن یہ سب ہمیں کہاں سے اور کس شکل میں ملیں گے۔ جب بھی پھلدار پودوں کے لئے نائٹروجن استعمال کرتے ہیں تو ساتھ فاسفورس اور پوٹاش استعمال نہیں کرتے اس لئے نائٹروجن لینے کے لئے صرف ایسے مرکبات استعمال کریں جن سے صرف نائٹروجن ملے۔ یوریا میں نائٹروجن ۴۶ فی صد، امونیم نائٹریٹ میں ۲۶ فی صد اور امونیم سلفیٹ میں ۲۱ فی صد ہوتی ہے۔ اگر کسی پودے کی نائٹروجن کی ضرورت فی سال ۱۰۰۰ گرام ہے تو اس نائٹروجن کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں تقریباً سوا دو کلوگرام یوریا فی سال یا ۴ کلوگرام امونیم نائٹریٹ فی سال یا ۵ کلوگرام امونیم سلفیٹ فی سال

استعمال کرنا پڑے گی۔ اگر امونیم سلفیٹ کھاد استعمال کی جائے تو پودوں اور زمین کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اسی طرح اگر کسی پودے کی فاسفورس کی ضرورت فی سال ۵۰۰ گرام ہے تو فاسفورس کی یہ مقدار ہمیں تقریباً سوا کلوگرام ٹرپل سپر فاسفیٹ (۴۶ فی صد فاسفورس) یا تین کلوگرام سنگل سپر فاسفیٹ (۱۸ فی صد فاسفورس) سے ملے گی۔ اگر کسی پودے کی پوٹاش کی ضرورت فی سال ۵۰۰ گرام ہے تو پوٹاش کی یہ مقدار ہمیں تقریباً ایک کلوگرام پوٹاشیم سلفیٹ یا سلفیٹ آف پوٹاش (۵۰ فی صد پوٹاش) یا تقریباً ۸۲۵ سے ۸۵۰ گرام پوٹاشیم کلورائیڈ (۶۰ فی صد پوٹاش) سے ملے گی۔

دیسی کھاد جب بھی استعمال کریں اچھی طرح گلی سڑی ہونی چاہیے کیوں کہ کچی دیسی کھاد کسی طور پودوں کو فائدہ نہیں دے گی۔ بلکہ اس کی وجہ سے دیمک بہت زیادہ ہو جائے گی جسے عام حالات میں بھی ختم کرنا ایک بڑا مشکل کام ہے۔ جب بھی دیمک کا حملہ نظر آئے تو فوری طور پر کلوروپیری فاس استعمال کریں۔

مختلف کیمیائی کھادوں کے متعلق معلومات

گرام اجزائے خوراک فی کلوگرام کھاد

نمبر شمار	نام کھاد	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش
01	یوریا	460	-	-
02	امونیم نائٹریٹ	260	-	-
03	امونیم سلفیٹ	210	-	-
04	سنگل سپر فاسفیٹ	-	180	-
05	ٹرپل سپر فاسفیٹ	-	460	-
06	پوٹاشیم سلفیٹ	-	-	500
07	پوٹاشیم کلورائیڈ	-	-	600

پوٹھوہار میں ترشاوہ پھلدار پودوں کی دیکھ بھال کے لئے سفارش کردہ ماہانہ پروگرام

بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال میں شعبہ باغبانی کے وجود میں آنے کے بعد مختلف پھلدار پودوں کی مختلف اقسام کاشت کی گئیں اور انکی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ ترشاوہ پھلدار پودوں کی چند اقسام مثلاً مالٹا، مٹھا اور گریپ فروٹ کی کارکردگی دیکھ کر ثابت ہوا ہے کہ ان پودوں کی مناسب مگر بروقت دیکھ بھال سے کوئی بھی زمیندار قابلِ ذکر منافع کما سکتا ہے۔ درج ذیل ماہانہ پروگرام پر عمل کر کے ترشاوہ پھلدار پودوں سے زیادہ سے زیادہ آمدن لی جاسکتی ہے۔

جنوری

☆ مالٹا اور گریپ فروٹ کی برداشت جاری رکھیں۔

☆ شاخ تراشی کا کام یعنی بیمار، خشک اور دوسری غیر ضروری شاخوں کو کاٹ کر تلف کرنے کا کام مکمل کریں۔

☆ زیادہ کہر والی راتوں میں باغ میں پانی لگائیں اور دھواں کریں۔

☆ آئندہ ماہ لگائے جانے والے اچھی نسل کے پودے حاصل کرنے کے لئے قابلِ اعتماد نرسری تلاش کریں اور پودوں کے حصول کو یقینی بنائیں۔

☆ اگر دسمبر میں دیسی کھاد مع فاسفورس، پوٹاش اور زنک وغیرہ نہ ڈالی گئی ہوں تو یہ کام جنوری کے پہلے ہفتہ میں کریں ہمیشہ کھاد وغیرہ کو پودوں کے گردتنوں سے دور اچھی طرح بکھیرتے ہوئے گوڈی کر کے زمین میں ملائیں اور بھرپور پانی لگائیں۔

فروری

- ☆ نائٹروجن کی پہلی 1/3 خوراک ماہ فروری کے تیسرے عشرے میں دیں۔
- ☆ دسمبر اور جنوری میں دیسی کھاد کے ساتھ فاسفورس، پوٹاش اور زنک نہ ڈال سکے ہوں تو انہیں نائٹروجنی کھاد کی پہلی خوراک کے ساتھ ملا کر دیں۔
- ☆ آخری عشرہ میں شاخ تراشی کے بعد بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف پھپھوندی کش اور کیڑے مار زہروں کا سپرے کریں اور پودے کے تنے کے گرد اُس کے پھیلاؤ کی بیرونی حدود تک اچھی گوڈی کریں۔
- ☆ فروری کے آخر میں نیا باغ لگانے اور پرانے باغ کے اندر ناغے لگانے کا کام احتیاط سے شروع کریں۔

مارچ

- ☆ نئے پودے اور ناغے لگانے کا باقی ماندہ کام مکمل کریں۔
- ☆ پھل بننے کا عمل مکمل ہونے تک پودوں کو پانی نہ لگائیں۔
- ☆ نئے لگائے گئے پودوں کے بارے خیال رکھیں کہ پیوند کے جوڑ سے نیچے کی طرف کی تمام پھوٹوں کی کٹائی باقاعدگی سے کی جائے۔
- ☆ پہلے عشرہ میں حسب ضرورت و حالات پودوں کے نئے پتے اور پھول نکلنے سے پہلے باغات اور نرسری کو رس چوسنے والے کیڑوں مثلاً سٹرس سلا، سفید مکھی، پھل کی مکھی اور لیف مائنر کے خلاف سپرے کریں اور پودے کے تنے کے گرد اُس کے پھیلاؤ کی بیرونی حدود تک اچھی طرح گوڈی کریں۔

اپریل

☆ جب پھل بننے کا عمل مکمل ہو جائے یعنی اکثر و بیشتر دانوں کا سائز مٹر کے دانوں کے برابر ہو جائے تو پودوں کو پانی لگائیں۔

☆ نائٹروجنی کھاد کی دوسری خوراک دیں۔

☆ پندرہ دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں۔ ہر پانی دینے سے پہلے پودے کے دور میں گوڈی کریں۔ تین سے چار گھنٹے کا وقفہ کر کے پانی لگائیں۔

☆ پانی ہمیشہ شام کے وقت لگائیں۔

☆ کچے گلے (Water sprouts) اور پیوند سے نیچے کی طرف سے نکلنے والی پھوٹیں کاٹتے رہیں۔

☆ پھل بننے کے بعد اپریل کے آخری عشرہ میں کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف مناسب سپرے کریں۔

☆ نیلاتھوتھا (آدھا کلو تا ایک کلوگرام) ان بجھا چونا (سوا کلوگرام) اور 12 لٹر پانی کی مدد سے بورڈیو پیسٹ تیار کریں اور پودوں کے تنوں پر لگائیں۔

مئی

☆ پودوں کو حسب ضرورت ہفتہ عشرہ کے وقفہ سے پانی دیں۔

☆ اگر زنک پہلے نہ ڈالا گیا ہو اور زنک کی کمی کے آثار بھی ہوں تو زنک سلفیٹ 0.5 فیصد محلول بنا کر سپرے کریں۔

☆ کچے گلے اور پیوند کے جوڑ سے نیچے کی طرف نئی شاخوں کو باقاعدگی سے کاٹیں۔

☆ نئے باغات لگانے کے لئے داغ بیل، گڑھوں کی کھدائی اور بھرائی وغیرہ کا کام شروع کریں۔

جون

☆ نئے باغات لگانے کے لئے داغ بیل کا کام اگر پہلے نہیں کیا گیا تو اس ماہ کرلیں۔

☆ پودوں کی بہتر آبپاشی کے لئے ٹھیک طرح سے دور بنائیں۔

☆ بھرپور پانی پودوں کو گرمی کی شدت اور پھل کے زیادہ گرنے سے محفوظ رکھے گا۔

جولائی

☆ زیادہ بارشوں کی صورت میں نکاسیءآب کا انتظام کریں۔

☆ آبپاشی ضرورت کے مطابق کریں۔

☆ بورڈو مکسچر نیلا تھوتھا ایک کلوگرام، ان بجھا چونا ایک سے سوا کلوگرام اور ۱۰۰ لٹر پانی کی مدد سے تیار کریں۔ بورڈو مکسچر تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دِن اسے سپرے کرنا ہے اُس سے پہلی شام کو درج کردہ مقداروں کے مطابق نیلا تھوتھا اور چونا علیحدہ علیحدہ مٹی یا پلاسٹک کے کُھلے برتنوں میں لیں اور ہرایک میں پانی کی مناسب مقدار ڈالیں تاکہ نیلا تھوتھا اور چونا پانی میں اچھی طرح حل ہوجائیں استعمال شدہ پانی کی مقدار یاد رکھیں۔
اگلے دِن صبح کے وقت چونا ملے پانی اور نیلا تھوتھا ملے پانی میں مزید پانی ڈال دیں اب چونا ملا پانی پُن کر نیلا تھوتھا ملے پانی میں ڈال دیں اور استعمال شدہ پانی کی کل مقدار سو لیٹر کرلیں اب اس تیار شدہ بورڈو مکسچر کو پودوں پر سپرے کریں ہر سپرے مشین میں آخر میں رہ جانے والی تھوڑی سی دوائی استعمال نہ کریں۔

☆ مٹھا کی برداشت شروع کردیں۔

اگست

☆ مٹھا کی برداشت کا کام جاری رکھیں۔

☆ کچے گلے حسب ضرورت کاٹتے رہیں۔

☆ ناغے اور نئے باغ لگانے کے لئے اچھے پودوں کی تلاش وحصول کی کوشش جاری رکھیں اور 15 اگست سے نئے پودے لگانے اور ناغے لگانے کا کام شروع کریں۔

☆ آخری عشرہ میں بمطابق ضرورت وحالات باغات ونرسری میں کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف سپرے کریں۔

ستمبر

☆ مٹھا کی برداشت کا کام مکمل کریں۔

☆ حسب ضرورت آبپاشی کریں۔

☆ کچے گلے کاٹتے رہیں۔

☆ نائٹروجنی کھاد کی تیسری خوراک دیں۔

☆ پھل کی مکھی، لیف مائنز اور دوسرے رس چوسنے والے کیڑوں کے خلاف سپرے محکمہ تحفظ نباتات کی مشاورت سے کریں۔

☆ تیسرے ہفتہ کے ختم ہونے سے پہلے پہلے نئے باغات لگانے کا کام مکمل کریں۔

اکتوبر

☆ بورڈیو مکسچر کا سپرے کریں۔

☆ حسب ضرورت آبپاشی کریں۔

نومبر

- ☆ مالٹا کی اگیتی اقسام کی برداشت شروع کردیں۔
- ☆ حسب ضرورت پانی لگائیں۔
- ☆ نئے باغات کے لئے داغ بیل، گڑھوں کی کھدائی وبھرائی اور انہیں کھلے پانی لگانے کا کام کریں۔
- ☆ اس ماہ کے آخر میں بورڈیو پیسٹ تیار کر کے پودوں کے تنوں پر لگادیں۔ اس طرح پودے سردی کی شدت کے اثر سے محفوظ رہیں گے۔

دسمبر

- ☆ مالٹے کی اقسام مع گریپ فروٹ کی برداشت کریں۔
- ☆ دیسی کھاد مع فاسفورس، پوٹاش اور زنک پودوں کو دیں۔
- ☆ گرے ہوئے پھل اکٹھے کر کے تلف کردیں۔ زیادہ بہتر ہے کہ گلے سڑے پھل زمین میں دبادیں۔
- [illegible] ضرورت شاخ تراشی کریں۔
- [illegible] باغات کے لئے داغ بیل، گڑھوں کی کھدائی وبھرائی اور انہیں کھلے پانی لگانے کا کام مکمل [illegible]
- ☆ اگر بورڈیو پیسٹ پودوں کے تنوں پر نہیں لگایا گیا تو دسمبر کے شروع میں یہ کام مکمل کرلیں۔

پت جھڑ پھلدار پودوں کی علاقہ پوٹھوہار میں کامیاب کاشت کیلئے سفارش کردہ ماہانہ پروگرام

شعبہ باغبانی بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال میں 1987ء میں یہ محسوس کرتے ہوئے کہ اس علاقے میں عمومی طور پر درجہ حرارت شمالی علاقہ جات کی نسبت 4-5 درجے سینٹی گریڈ زیادہ اور میدانی علاقہ جات کی نسبت 4-5 درجے سینٹی گریڈ کم رہتا ہے تر شاوہ پھلدار پودوں کی مختلف اقسام کی کاشت کے ساتھ ساتھ مختلف پت جھڑ پھلدار پودوں یعنی سیب، بادام، آڑو، آلو بخارہ، خوبانی اور ناشپاتی کی اقسام کو زیرِ کاشت لایا گیا چونکہ گرمیوں میں درجہ حرارت کافی بڑھ جاتا ہے اس وجہ سے پت جھڑ پودوں کے تنوں پر گرمی کی شدت کا بہت بُرا اثر پڑتا ہے دوسرے تیسرے سال جب کبھی بہت زیادہ گرمی پڑتی ہے تو ہرے بھرے اور خوب پھل دینے والے پودے اچانک اندرونی طور پر ختم ہو جاتے ہیں مون سون کے موسم میں نہ صرف پودوں کے تنوں اور چھوٹی ٹہنیوں بلکہ پھل میں سے بھی گوند نکلنا شروع ہو جاتی ہے اور آئندہ برسوں میں ایسے پودوں کا پھل فوری طور پر اتنا کم ہو جاتا ہے کہ موجود پودوں کی منافع بخش حیثیت بالکل ختم ہو جاتی ہے ایک دو سال پودوں کی صحت و کارکردگی کو درست کرنے کی ناکام کوششوں کے بعد پودوں کو اکھاڑنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں رہ جاتا ہے اگر پودوں کا باہمی فاصلہ کم رکھا جائے جنوب اور جنوب مغرب کی طرف سے گرمی کی شدت کا زور توڑنے کے لیے حفاظتی پودے لگائے جائیں پیوند کے جوڑ سے اوپر کی طرف زیادہ سے زیادہ ٹہنیاں رکھی جائیں تاکہ پودے کے پتے تنے کو زیادہ سے زیادہ ڈھانپے رکھیں۔ پودوں کے تنوں کو گرمیوں کے اوائل میں بورڈو پیسٹ (نیلا تھوتھا 1/2 کلوگرام، اَن بجھا چونا ڈیڑھ کلوگرام اور 12 لٹر پانی) بنا کر پودوں کے تنوں پر لگادیں اور پودوں کی پانی اور خوراک وغیرہ سے متعلق ضروری احتیاط کریں تو پت جھڑ پھلدار پودوں سے کافی آمدن لی جاسکتی ہے درج ذیل ماہانہ پروگرام پر عمل کر کے مختلف پت جھڑ پودوں یعنی بادام، سیب اور آڑو وغیرہ کی اگیتی اقسام لگا کر اُن سے زیادہ سے زیادہ آمدن لی جاسکتی ہے سیب اور آڑو کی صرف اگیتی جبکہ بادام کی تمام اقسام کامیابی سے کاشت کی جاسکتی

ہیں۔ بادام کی کم از کم تین اقسام ایک کھیت میں لگائی جائیں۔ بادام کے باغ کے ہر ایک ایکڑ میں پھول آنے کے وقت شہد کا چھتہ رکھنا بہت فائدہ مند رہتا ہے۔

جنوری

- ☆ پت جھڑ پودوں کی شاخ تراشی کا کام پہلے دو ہفتوں میں مکمل کریں۔
- ☆ محکمہ تحفظِ نباتات کی مشاورت سے شاخ تراشی کے مکمل ہونے کے فوری بعد پتوں کے بغیر ٹہنیوں اور شاخ تراشی کی وجہ سے پودے پر لگے زخموں پر زہر پاشی کریں بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف پھپھوند کش اور کیڑے مار زہروں کا سپرے کریں پودوں کے گرد تنے کے بالکل پاس سے لے کر پودوں کے دور کی بیرونی حدوں تک گوڈی کریں۔
- ☆ نائٹروجنی کھاد کی پہلی 1/2 خوراک جنوری کے تیسرے چوتھے ہفتے میں دیں۔
- ☆ اگر دسمبر کے اوائل میں دیسی کھاد کے ساتھ فاسفورس اور پوٹاش وغیرہ نہ دی جا سکی ہوں تو نائٹروجن کے ساتھ دے دیں۔
- ☆ نئے باغ اور پرانے باغوں میں موجود ناغوں کی جگہ پودے لگانے کا کام جنوری کے تیسرے چوتھے ہفتے میں مکمل کریں۔

فروری

- ☆ پندرہ فروری سے پہلے پہلے نئے باغ لگانے کا باقی ماندہ کام مکمل کریں۔
- ☆ فروری کے پہلے ہفتہ میں پودوں کے پھول اور نئے پتے نکلنے سے پہلے کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف زہروں کے استعمال کا باقی ماندہ کام مکمل کریں۔ اس کے ساتھ ہی پودوں کے تنوں کے گرد اُن کے پھیلاؤ کی بیرونی حدود تک اچھی طرح گوڈی کریں۔
- ☆ پھولوں کے وقت پھلدار پودوں کو پانی نہ لگائیں۔

مارچ

☆ پھل بن جانے کے بعد پودوں کے دور میں گوڈی کریں اور پانی لگانا شروع کر دیں۔

☆ بادام کے پھل کو پرندے نقصان پہنچاتے ہیں اس نقصان سے بچنے کے لیے ضروری اقدام کریں۔

☆ پھل بننے کا عمل مکمل ہونے کے دو ہفتے بعد نائٹروجنی کھاد کی دوسری خوراک دیں۔

اپریل

☆ حسبِ ضرورت محکمہ تحفظِ نباتات کی مشاورت سے زہر پاشی کریں۔

☆ ہفتہ عشرہ کے وقفے سے آبپاشی کریں۔

☆ بادام کے پھل کو پرندوں کی وجہ سے بہت نقصان ہوتا ہے خاص خیال رکھیں۔

☆ جن پودوں پر بہت زیادہ پھل لگ گیا ہو اُن پر پھل کی مقدار کم کر دیں۔

☆ اپریل کے پہلے عشرہ میں پھل بننے کا عمل مکمل ہونے کے بعد کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف زہریں استعمال کریں اور پودوں کے تنوں پر زیادہ سے زیادہ اونچائی تک بورڈو پیسٹ لگا دیں اس طرح پودوں کو کیڑوں اور بیماریوں کے ساتھ ساتھ موسم گرما کی شدت کے اثر سے بھی محفوظ رہنے میں مدد ملے گی۔

☆ نائٹروجن کی دوسری خوراک مارچ آخر میں نہ دی جا سکی تو اپریل کے پہلے عشرہ میں دے دیں۔

مئی

☆ زہر پاشی حسبِ ضرورت کریں۔

- ☆ پودوں کی باقاعدگی سے آبپاشی کریں۔
- ☆ آڑو کی اگیتی اقسام کی برداشت شروع کردیں۔
- ☆ اگر اپریل آخر میں پودوں کے تنوں پر بورڈیو پیسٹ نہیں لگایا ہو تو مئی کے پہلے ہفتہ میں ضرور لگادیں۔

جون

- ☆ پودوں کو پانی باقاعدگی سے دیتے رہیں۔
- ☆ آڑو کے پھل کی برداشت مکمل کریں۔
- ☆ سیب کے پھل کو پرندوں کی وجہ سے نقصان نہ ہونے دیں سیب کی برداشت شروع کریں۔

جولائی

- ☆ بادام اور سیب کی برداشت مکمل کریں۔
- ☆ تیسرے چوتھے ہفتے میں باغ کے اندر مونگ ماش لگائیں۔
- ☆ آئندہ جنوری میں نئے باغ لگانے کے لیے داغ بیل، گڑھوں کی کھدائی و بھرائی اور گڑھوں کی بھرائی وغیرہ کا کام شروع کریں۔

اگست

- ☆ آئندہ جنوری میں لگائے جانے والے پودوں کے لئے داغ بیل، گڑھوں کی کھدائی، بھرائی اور گڑھوں کی بھرائی کے فوری بعد دو کھلے پانی لگانے کا کام جاری رکھیں۔

ستمبر

☆ نئے باغ لگانے کے لیے داغ بیل، گڑھوں کی کھدائی و بھرائی اور گڑھوں کی بھرائی کے فوری بعد 2 کھلے پانی لگانے کا کام جاری رکھیں۔

☆ باغات اور نرسری وغیرہ میں کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف سپرے کریں۔

اکتوبر

☆ نئے باغ لگانے کے لیے درج بالا اہتمام جاری رکھیں۔

☆ باغات میں چنے اور مسور کاشت کریں۔

نومبر

☆ کسی وجہ سے نئے باغ کی داغ بیل وغیرہ شروع نہ کی جا سکی ہو تو مذکورہ بالا [illegible] ہر صورت ماہِ نومبر میں مکمل کریں۔

دسمبر

☆ پہلے ہفتے میں دیسی کھاد مع فاسفورس اور پوٹاش وغیرہ دینے کا کام [illegible]۔

☆ پودوں کی کاٹ چھانٹ شاخ تراشی دسمبر کے آخری ہفتہ میں شروع کریں۔

رابطہ برائے مزید معلومات: **ڈاکٹر عابد محمود**

ڈائریکٹر

بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ پوسٹ بکس نمبر 35 چکوال

(فون: 594499 - 0543)

پت جھڑ اور سدا بہار پھلدار پودوں کے لئے زہر پاشی کا پروگرام

مناسب زہر پاشی کا عمل پھلدار پودوں کی حفاظت کے لئے بنیادی ضرورت ہے مختلف بیماریوں او. کیڑوں کے تدارک کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

نمبر شمار	بیماری/ کیڑے کے حملہ کا دورانیہ	حملہ آور کیڑے	وقت سپرے	کیمیائی تدارک	زرعی/طبی/احیاتیاتی
پہلا سپرے	1۔ پھلدار پت جھڑ پودوں کے لئے سپرے خوابیدگی کی حالت یعنی پودوں پر پتے اور پھول نکلنے سے ایک ہفتہ پہلے تک کیا جاتا ہے تاکہ پودے پر موجود پھپھوندی کے سپور (spore) ختم ہو جائیں 2۔ ترشاوہ باغات کے پھل کی توڑائی کرنے کے بعد پودوں کی شاخ تراشی کی جائے اور پھر پھول آنے سے ایک ہفتہ پہلے تک سپرے مکمل کرلیا جائے	پھپھوندی گدھڑی	جنوری کے شروع سے لے کر پودوں پر پھول آنے سے ایک ہفتہ پہلے تک مکمل کریں۔	پھپھوندی کے لئے کاپر آکسی کلورائڈ یا تھائیوفینیٹ متھائل یا مینکوزیب یا میٹالکسل ایم بحساب 2 سے 4 گرام فی لٹر پانی میں حل کرکے سپرے کریں	1۔ شاخ تراشی دسمبر کے آخر تک مکمل کر کے لکڑیوں کو جلا دیں۔ 2۔ گدھڑی کے بچے جنوری میں انڈوں سے نکل کر درختوں پر چڑھ جاتے ہیں لہذا دسمبر سے جنوری کے پہلے ہفتے تک پودوں کے تنوں کے گرد گوڈی کردیں تاکہ انڈے ضائع ہو جائیں۔

دوسرا سپرے	پودوں پر پھل لگنے کے بعد دوسرا سپرے کریں۔ کیونکہ اس دورانیہ میں پودوں پر رس چوسنے والے کیڑے حملہ آور ہوتے ہیں۔	سبز تیلا ست تیلا کالا تیلا تھرپس جوئیں لیف مائنر گدھڑی	آخر مارچ سے وسط اپریل تک	امیڈاکلوپرڈ یا بائی فینتھرین یا سپنوسیڈ یا تھائیامیتھیم بحساب 2 سے 3 ملی لیٹر فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔	کرائی سوپا ایک ایسا کیڑا ہے جو نقصان دہ کیڑوں کو ختم کرتا ہے لہذا کرائی سوپا کے 6-5 کارڈ فی ایکڑ لگائیں۔
تیسرا سپرے	پھل پکنے کے دوران عام طور پر پھل کی مکھی حملہ آور ہوتی ہے مکھی کا حملہ عام طور پر آخر اپریل سے آخر مئی تک ہوتا ہے۔	پھل کی مکھی	اپریل سے مئی	ڈپٹریکس بحساب 3 گرام فی لٹر پانی میں حل کر کے سپرے کریں۔	نر مکھی کے لئے جنسی پھندے لگائیں۔ جنسی پھندے سپیشل پلاسٹک کے بنے ہوتے ہیں جن میں روئی پر ایک بو دار دوائی میتھائیل یوجینول لگائی جاتی ہے۔ ایک ایکڑ میں کم از کم 10-8 پھندے ضرور لگائیں اور ہر پھندے میں ہر پندرہ دن کے بعد میتھائل یوجینول زہر ضرور تبدیل کریں۔

چوتھا سپرے	پت جھڑ پھلدار پودوں کی درمیانی پکنے والے پھل کی اقسام پر سپرے آخر مئی سے لیکر آخر جون تک ہوتا ہے۔ لیٹ پکنے والی اقسام پر حملہ آخر جون سے آخر جولائی تک ہوتا ہے۔	پھل کی مکھی پھپھوندی	آخر مئی سے آخر جون تک درمیانی پکنے والی اقسام آخر جون سے آخر جولائی تک لیٹ پکنے والی اقسام	ڈپٹریکس بحساب 3 گرام فی لٹر پانی میں حل کر کے سپرے کریں۔ پھپھوندی کے لئے تھائیوفینیٹ میتھائل یا مینکوزیب میں سے کسی ایک دوائی کو بالترتیب 2-4 گرام فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔	گرے ہوئے پھل اٹھا کر زمین میں دبا دیں۔ پت جھڑ پھلدار پودوں کی لیٹ اقسام اور ترشاوہ باغات پر بورڈیکس مکسچر کا سپرے مون سون کے موسم (جولائی، اگست) میں کیا جاتا ہے اس کے لئے نیلا تھوتھا، چونا اور پانی کی شرح بالترتیب 2:1: 100 لیٹر ہے محلول کو اچھی طرح چھان کر سپرے کریں تا کہ سپرے مشین کی نوزل بند نہ ہو۔

نوٹ:

-1 پودوں سے گوند نکلنے کا عمل (Gummosis) دوران سال کسی بھی وقت ہو سکتا ہے گوند کو چاقو یا کسی تیز دھار آلے کی مدد سے اتار کر وہاں پر نیلا تھوتھا اور چونا (2:1) کا گاڑھا پیسٹ تیار کر کے لگائیں۔ Gummosis کا حملہ عام طور پر کمزور پودوں اور زخمی ٹہنیوں پر ہوتا ہے۔ اس لئے پودے کو مناسب وقت پر متوازن کھاد اور پانی دیا جائے تا کہ پودا اس بیماری سے محفوظ رہے۔

-2 جب پودے پر پھول نکل رہے ہوں تو اس وقت سپرے ہرگز نہ کیا جائے کیونکہ سپرے کی وجہ سے بار آوری کا عمل متاثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے پیداوار پر برا اثر پڑتا ہے۔

بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال

فون نمبر: 0543-594499 فیکس: 0543-594501
ای میل: barichakwal@yahoo.com